عورت کا لے پالک بچے کو اپنی بہن کا دودھ پلا کر محرم بنانا کیسا؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-13200

تاریخ اجراء: 13 جمادی الثانی 1445ھ / 27 دسمبر 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ بڑے بھائی نے چھوٹے بھائی سے بچہ گود لیا، بچے کی عمر ابھی دو سال سے کم ہے، اب بڑے بھائی کی بیوی اُس لے پالک بچے کو اپنی بہن کا دودھ پلانا چاہتی ہے۔ آپ سے معلوم یہ کرنا ہے کہ کیا اس صورت میں بچہ گود لینے والی عورت کا اُس بچے سے حرمت کا رشتہ قائم ہو جائے گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

جی ہاں! پوچھی گئی صورت میں بچہ گود لینے والی عورت کا اُس بچے سے حرمت کا رشتہ قائم ہو جائے گا، کیونکہ یہ عورت اُس بچے کی رضاعی خالہ کہلائے گی اور رضاعی خالہ بھی اُسی طرح حرام ہوتی ہے جیسے نسبی خالہ حرام ہوتی ہے کیونکہ جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں، وہی رشتے رضاعت سے بھی حرام ہو جاتے ہیں۔

البتہ یہ مسئلہ ضرور ذہن نشین رہے کہ اگرچہ ڈھائی برس کے اندر دودھ پلانے سے بھی حرمتِ رضاعت ثابت ہو جاتی ہے، مگر عورت کا دو سال کی عمر کے بعد بچے کو دودھ پلانا، ناجائز و حرام ہے، لہذا بچے کو دودھ پلانے میں عورت کو اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

رضاعت سے حرمت سے متعلق بخاری شریف میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کچھ یوں مذکور ہے:

"الرضاعة تحرم ما تحرم الولادة۔" یعنی جو عورتیں نسبی رشتے کی وجہ سے حرام ہوتی ہیں وہ عورتیں رضاعت سے بھی حرام ہو جاتی ہیں۔ (صحیح البخاري، کتاب الخمس، ج 04، ص 82، مطبوعہ دمشق)

فتاوٰی شامی میں ہے: "ان الحرمة بسبب الرضاع معتبرة بحرمة النسب۔" یعنی رضاعت کے سبب ثابت ہونے والی حرمت میں نسب کی حرمت کا اعتبار ہے۔ (ردالمحتار مع الدر المختار، کتاب النکاح، ج 04، ص 393، مطبوعہ کوئٹہ)

رضاعی خالہ کی حرمت سے متعلق فتاوی عالمگیری میں ہے:"أخو الرجل عمه وأخته عمته **وأخو المرضعة خاله وأختها خالته** وكذا في الجد والجدة۔"یعنی رضاعی باپ کا بھائی دودھ پینے والے کا چچا اور بہن اُس کی پھوپھی کہلائے گی، یونہی رضاعی ماں کا بھائی اُس کا ماموں اور بہن اُس کی خالہ کہلائے گی، اسی طرح یہ حرمت دادا اور دادی میں بھی ثابت ہو گی۔(الفتاوی الهندیة، کتاب الرضاع، ج01، ص343، مطبوعہ پشاور)

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں:"حرمت کے اسباب متعدد ہیں ۔۔۔۔دوم رضاعت، دودھ کے رشتہ سے یہ عورتیں، دودھ پلانے والی ماں اور اس کی بیٹی بہن اور جس نے اس کا دودھ پیا بیٹی اور **جن مرد و عورت کا دودھ پیا ان کی بہنیں خالہ پھوپھی** اور اپنے رضاعی بھائی بہن کی اولاد یا اپنے بھائی بہن کی رضاعی اولاد بھتیجی بھتیجیاں، وقس علیہ۔"(فتاوی رضویه، ج11، ص517، رضافاؤنڈیشن، لاہور، ملتقطاً)

دو برس کے بعد عورت کا بچے کو دودھ پلانا حرام ہے۔ جیسا کہ بہارِ شریعت میں ہے:"دو برس کے بعد اگرچہ دودھ پلانا حرام ہے، مگر ڈھائی برس کے اندر اگر دودھ پلادے گی، حرمتِ نکاح ثابت ہو جائے گی اور اس کے بعد اگر پیا، تو حرمتِ نکاح نہیں اگرچہ پلانا، جائز نہیں۔"(بہارِ شریعت، ج02، ص36، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net